رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۶؎
ششماہی ۸؎
سہ ماہی ۴؎ ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۴ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷۔ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہو رہی ہے۔ گو پاؤں کا ورم ابھی کلی طور پر نہیں اترا۔ درد میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی تکلیف بدستور ہے۔ آج سر میں بھی درد رہا۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛

آج بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں امرت سر کے ڈاکٹر سمپورن سنگھ صاحب نے معہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ڈاکٹر صاحب کا اسلامی نام کمال الدین اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا صادقہ بیگم رکھا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لَا تَقِیْسُوْنِیْ بِاَحَدٍ وَلَا اَحَدًا بِیْ

مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی اور کو میرے ساتھ

"میں وہ نور ہوں۔ اور وہ مجدد ہوں۔ کہ جو خدا تعالےٰ کے حکم سے آیا۔ اور بندہ مدد یافتہ ہوں۔ اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے۔ اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔ اور میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے۔ اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی۔ اور یہ قدم میرا خدا تعالےٰ کی راہ میں تیز چلنے والی اونٹنیوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو۔ اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو۔ اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں۔ اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں۔ اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔ اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو۔ جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے۔ اگرچہ چراغ سے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔ اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے۔ جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔ اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں۔ اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ سے پاکیزہ کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے۔ اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو۔ اور مجھے دشنام مت دو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ دہلی کا بارھواں سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ دہلی کا بارھواں سالانہ جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴ مارچ بمقام پریڈ گراؤنڈ منعقد ہؤا۔ دارالامان سے حسب ذیل علماء کرام جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جناب مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل۔ جناب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد جمعہ اور ہفتہ کے دن دو اجلاس روزانہ اور اتوار کو تین اجلاس منعقد کئے گئے۔

پہلے اجلاس میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے "اسلام کی وہ خوبیاں جو اسے دوسرے مذاہب سے متاز کرتی ہیں" کے عنوان پر ایک نہایت مبسوط تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد اور صداقت کا ثبوت دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ سے پیش کیا۔ اور متعدد حوالجات پہلی کتابوں خصوصاً بائیبل اور اناجیل سے دیئے جنہیں حاضرین نے نہایت توجہ سے سنا۔ شب کے اجلاس میں "حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ سے اسلام کو کیا نقصان پہونچا" کے موضوع پر مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل نے نہایت جامع تقریر کی۔ اس کے بعد "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات مذاہب اور اہل مذاہب پر" جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے ایک ایمان افزا تقریر فرمائی۔

دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں "قرآن کریم کے کامل اور آخری شریعت ہونے پر" نیز "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا ثبوت" کے عنوان پر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور جناب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے تقریریں کیں۔ شب کے اجلاس میں جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے "ختم نبوت کی حقیقت اور متقدمین کا مذہب در بارہ ختم نبوت" پر تقریر فرمائی۔ جس کے سننے کے لئے بعض غیر احمدی علماء بھی آئے ہوئے تھے۔ اور نہایت توجہ سے تقریر سنتے رہے۔ شب کو ۹ سے ½۱۰ بجے تک "جماعت احمدیہ نے اطراف واکناف عالم میں اسلام کی کیا خدمت کی" پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے بذریعہ میجک لینٹرن لیکچر دیا۔ اور افریقہ۔ امریکہ۔ انگلستان اور دیگر مغربی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کو بذریعہ میجک لینٹرن دکھاتے ہوئے ساتھ ساتھ اپنے مخصوص طرز بیان میں نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہؤا۔ اتوار کے دن صبح کے دو اجلاس میں مبلغین نے حسب ذیل مضامین پر بصیرت افروز تقریریں فرمائیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئیاں جو روز روشن کی طرح پوری ہوئیں۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں جو موجودہ زمانہ میں پوری ہوئیں۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی خدمات۔

شب کے اجلاس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے "صادقوں کی شناخت کے معیار پر" ایک پر از معارف تقریر فرمائی اور کئی نکات معرفت بیان کئے۔ اس کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے بذریعہ میجک لینٹرن مسجد لنڈن اور مغربی افریقہ کے تبلیغی مشن کے ایمان افزا نظارے دکھائے۔ اور جلسہ بفضلہ تعالےٰ بخیر وخوبی دعا پر ختم ہؤا۔

خاکسار۔ عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ مارچ ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

۱۳۳	مسماۃ سروری جان صاحبہ پونچھ (کشمیر)	۱۴۰	مسماۃ برکت بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۳۴	عبدالرحمٰن صاحب "	۱۴۱	" غلام بی بی صاحبہ "
۱۳۵	محمد اسلم صاحب "	۱۴۲	برکت علی صاحب ریاست پٹیالہ
۱۳۶	چودہری دینا صاحب ضلع گورداسپور	۱۴۳	غلام رسول صاحب ضلع گورداسپور
۱۳۷	ہدایت علی صاحب "	۱۴۴	غلام نبی صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۳۸	ابراہیم صاحب "	۱۴۵	علی بخش صاحب کرنال
۱۳۹	عنایت محمد صاحب "	۱۴۶	اہلیہ علی بخش صاحب "

قابل توجہ لجنات اماء اللہ

اسوقت تک جن لجنات اماء اللہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کے ماتحت اپنے نام دفتر ہذا میں رجسٹر کرائے ہیں۔ انہیں ایجنڈا بھجوایا جا چکا ہے۔ اور بعض لجنات کی طرف سے آراء بھی موصول ہو چکی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ باقی لجنات بھی اپنی آراء سے دفتر ہذا کو ۲۴ مارچ تک مطلع فرمادینگی

پرائیویٹ سکرٹری

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے ایک قریبی رشتہ دار چودہری غلام حیدر صاحب باجوہ ضلع شیخوپورہ گذشتہ عید الفطر کے روز احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ چونکہ خاکسار کی ہمشیرہ کے بعد وہ اپنے گاؤں میں پہلے احمدی ہیں۔ اس لئے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں موحّتانہ عزم و استقلال کی توفیق بخشے۔ خاکسار تاج الدین لائلپوری قادیان (۲) برادرم محمد لسین صاحب اور مجھ پر ٹبورا پولیس نے دو فوجداری مقدمے مجسٹریٹ درجہ دوم اور درجہ اول کی عدالت میں دائر کر دیئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ دشمنان احمدیت کو ان کے مقاصد میں نامراد کرے۔ اور احمدیت کو غلبہ حاصل ہو۔ شیخ مبارک احمد مبلغ شرقی افریقہ (۳) خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے احباب کامل صحت کے دعا فرمائیں۔ خاکسار حمید علی خان قادیان

اعلان نکاح

۲۶ فروری سردار بیگم دختر محمد میر صاحب سکنہ ظفروال ضلع سیالکوٹ کا نکاح محمد وارث سکنہ چونڈہ کے ساتھ مولوی الف دین صاحب [illegible] مبلغ [illegible] ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ دلدار خان ظفروال ضلع سیالکوٹ

اَلْخِطْبَہ

دوشیزہ بعمر ۱۵ سالہ انگریزی مڈل پاس مقبول صورت۔ پاکیزہ سیرت امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔ (نوٹ) لڑکا ککے زئی خاندان سے ہو:۔

(سید) بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑا۔ کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ محرم ۱۳۵۶ھ

جمعیۃ العلماء ہند اور مسلمانانِ ہند

موجودہ زمانہ کے علماء نے اسلام کے اجارہ دار بن کر مسلمانوں کا دین تو تباہ کیا ہی تھا۔ سیاسیات میں نامعقول طریق سے دخل دے کر ان کی دنیا کی بربادی کو بھی انتہا تک پہونچا رہے ہیں۔ جس کا ثبوت "جمعیۃ العلماء ہند دہلی" کے وقت خروج سے لے کر جو ۱۹۲۲ء میں ہوا۔ اس وقت تک کے اقوال اور اعمال سے مل سکتا ہے۔ اس جمعیۃ نے پہلے تو اُٹھتے ہی اسلام کی ہتک اور مسلمانوں کی ذلت کا سامان اس طرح بہم پہونچایا۔ کہ گاندھی جی عدم تعاون اور مقاومت مجہول کے زمانہ میں جو حکم نافذ کرتے اس کے متعلق علماء کی یہ ساری جمعیۃ فتوے صادر کر دیتی ہے۔ کہ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس پر پوری طرح عمل کریں ورنہ وہ اسلام سے خارج ہو جائینگے۔ مثلاً جب گاندھی جی نے یہ اجازت دی۔ کہ شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ کیا جائے۔ اور کانگرس نے یہ مہم شروع کی۔ تو "جمعیۃ العلماء" نے بھی اعلان کر دیا۔ کہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ اس طریق سے شراب کے خلاف جدوجہد شروع کر دیں۔ کیونکہ جو بات آج گاندھی جی کہہ رہے ہیں۔ کئی سو سال قبل خود اسلام پیش کر چکا ہے پھر اسی پر بس نہ کی گئی۔ بلکہ شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنے کے لئے والنٹیر بھیجنے کا انتظام کیا گیا لیکن جب گاندھی جی کا رُخ حکومت نے ادھر سے پھیر دیا۔ تو جمعیۃ العلماء نے بھی اپنے فتوے کو تہہ کر کے رکھ دیا۔ اور پھر آج تک کبھی اسے خیال تک نہیں آیا۔ کہ شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنے کے متعلق اس کے زعم میں اسلام نے جو حکم دیا ہے۔ اس کی تعمیل کرے ٭

اسی طرح جب گاندھی جی کا سارا زور اس پر صرف ہو رہا تھا۔ کہ اہل ہند چرخہ کے ذریعہ ہی انگریزوں کو ہندوستان سے نکال سکتے۔ اور خود حکمران بن سکتے ہیں۔ اس لئے ہر ہندوستانی کو چرخہ چلانا۔ اور کھدر پہننا چاہیئے۔ تو جمعیۃ العلماء نے اس کی تائید میں کئی حدیثیں پیش کر کے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ اسلام تو پہلے سے ہی یہ کہہ رہا ہے۔ لیکن گاندھی جی کے چرخہ کی چوں چوں ختم ہونے کے ساتھ ہی جمعیۃ العلماء کی نوا سنجی بھی ختم ہو گئی ٭

غرض علماء کی اس جمعیۃ نے گاندھی جی کی ہر بات کی تائید اور حمایت کرنے کی خاطر اسلام کو موم کی ناک بنا کر جہاں اسے غیر مسلموں کی نگاہوں میں حقیر اور ذلیل کرنے سے دریغ نہ کیا۔ وہاں عام مسلمانوں کو جو پہلے ہی دین سے غافل اور بے بہرہ تھے۔ اسلام سے متنفر کر کے ظلمت کے گڑھے میں گرانے کی پوری کوشش کی ٭

جمعیۃ العلماء کے اس طریق عمل کے خلاف ہم بارہا صدائے احتجاج بلند کر چکے ہیں۔ اور اب تو نوبت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ کہ جمعیۃ کے ارکان اور راز دان بھی ہماری ہمنوائی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ جمعیۃ کے ایک سرکردہ رکن مولانا نورالدین صاحب بہاری نے جمعیۃ سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے حال میں جو اعلان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:-

"جمعیۃ علمائے ہند پر جمود۔ اور بے کاری کا غلبہ ہے۔ اور وہ جماعتی نظام کی تمام خصوصیات سے محروم ہو کر اب صرف افراد کے غلبہ و تسلط کا ایک بے اثر مجموعہ بن کر رہ گئی ہے۔ صورتِ حال اس وقت یہ ہے۔ کہ مولانا کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید اور ان کے مٹھی بھر رفقاء جو کچھ چاہتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ اور جماعت کو نہ مل بیٹھنے کا موقعہ نصیب ہوتا ہے۔ اور نہ اس کے فیصلے جن کو فیصلے کی بجائے انفرادی فکر و خیال کا نام دینا زیادہ موزون ہوگا۔ جماعتی رنگ میں مرتب ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ گزشتہ دو تین برس سے اس سے بعض ایسی غلطیاں سرزد ہو رہی ہیں۔ جن کو سرزد نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اور جنہوں نے نہ صرف جمعیۃ علماء پر تعطل اور جمود کی مصیبت نازل کر دی ہے بلکہ ان کے باعث خود مسلمانوں میں بھی بے حسی۔ انتشار۔ کم نظری۔ اور گمراہی سرایت کر گئی ہے۔" (زمیندار ۱۴ مارچ)

یہ ایک ایسے شخص کا بیان ہے۔ جو کئی سال سے جمعیۃ العلماء کا رکن چلا آتا ہے۔ جسے تمام حالات کا پورا پورا علم ہے۔ اور جو سمجھتا ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء" اس وقت تک مسلمانوں کو جس قدر نقصان پہونچا چکی ہے۔ اس کی ذمہ داری سے وہ بھی سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ ان حالات میں اس نے جو بیان دیا ہے۔ اس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور ہر سنجیدہ اور دُور اندیش انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جب تک یہ جمعیۃ مسلمانوں پر مسلط رہے گی۔ اس وقت تک نقصان ہی پہونچاتی رہے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ان علماء سے صاف اور واضح طور پر کہہ دیا جائے۔ کہ مسلمانوں کی راہنمائی کا ادعاء کرنے سے قبل اپنے اندر خلوص۔ نیک نیتی۔ قابلیت اور سچی قربانی و ایثار پیدا کریں۔ میدانِ عمل میں اتر کر اس کا ثبوت دیں۔ اور پھر مسلمانوں کو طریق کار بتائیں۔ اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اور ان کی کوئی بات قابلِ اعتناء نہ سمجھی جائے ٭

احرار کی آئینِ نو کے خلاف قرارداد

احرار۔ سات کروڑ مسلمانانِ ہند کی دینی اور دُنیوی راہنمائی کے مدعی احرار حال کے انتخابات میں جگہ بجگہ ناک رگڑنے۔ اور گھر بہ گھر ووٹوں کے لئے بھیک مانگنے کے باوجود تمام پنجاب میں سے سوائے ایک آدھ احراری کے کسی کو منتخب نہ کرا سکے۔ حتےٰ کہ ان کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق کو بھی بُری طرح ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی مسلمانوں کی نگاہ میں کیا قدر و منزلت ہے۔ مگر باوجود اس تازہ تجربہ کے۔ احرار نے حسب ذیل اعلان کیا ہے:-

"ہرگاہ کہ نیا آئین نہ صرف ملک کی آرزوؤں کو پورا نہیں کرتا۔ بلکہ قطعی طور پر ناقابلِ قبول ہے جس میں صوبہ کی آزادی دینے کا دعوٰے کر کے ہر قسم کے اختیارات گورنر کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے آل انڈیا مجلس احرار کا یہ اجلاس اس امر کا اعلان کرتا ہے۔ کہ تمام مسلمان یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو کانگرس کے مظاہرے میں شریک ہوں"

امید ہے مسلمانانِ پنجاب نے جس طرح احرار کو انتخابات میں ناکام رکھا۔ اسی طرح ان کے اس اعلان کو بھی پائے حقارت سے ٹھکرا دیں گے۔ اور ان سے دریافت کریں گے۔ کہ ایک طرف نئے آئین کے ماتحت [illegible] میں حصہ لینا۔ اور دوسری طرف اسے ناقابل قبول بتانا کہاں کی انسانیت ہے اور کیوں احراری ممبر اسمبلی سے مستعفی نہیں ہو جاتے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب خانہ اسکندریہ کے متعلق مسلمانوں پر سراسر غلط الزام

بعض عیسائی مؤرخین ایک واضح ترین حقیقت پر پردہ ڈالتے ہوئے ابوالفرج[1] کی اندھا دھند تقلید میں مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے چلے آرہے ہیں۔ کہ ۲۰ سنہ ہجری کو جب حضرت عمر فاروق کے عہدِ خلافت میں عمرو بن عاص نے اسکندریہ فتح کیا۔ تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسکندریہ کا عظیم الشان کتب خانہ جس میں مختلف و متعدد علوم و فنون کی قریباً سات لاکھ کتب موجود تھیں۔ نہایت بے دردی سے نذرِ آتش کر دیا۔ اس طرح قدیم علوم کے بے بہا خزانہ سے جس کے طفیل بہت ممکن تھا۔ کہ بنی نوع انسان علمی۔ اقتصادی۔ معاشرتی و صنعتی فوائد سے مالا مال ہوتے قطعی طور پر محروم کر دیا۔ چنانچہ اس بے سروپا قصہ کو ابوالفرج ایک عیسائی مؤرخ نے اپنی تاریخ میں عجیب طریق سے لکھا ہے۔ جس کو ہم مختصراً اپنے الفاظ میں درج کرتے ہیں:

من گھڑت قصہ

جب عمرو بن عاص نے اسکندریہ کو فتح کیا۔ تو آپ اس وقت کے ایک پادری جان کے ساتھ جو مذہب عیسوی کا بڑا عالم سمجھا جاتا تھا۔ اکثر فرصت کے اوقات میں گفتگو کرتے تھے۔ وہ آپ کی باتوں سے بے حد مسرور ہوتا چنانچہ پادری جان نے اپنے اوپر عمرو بن عاص کی محبت۔ شفقت اور تلطف دیکھ کر ایک دن عرض کیا۔ کہ آپ براہ مہربانی شاہی کتب خانہ مجھے عنایت فرما دیں۔ عمرو بن عاص آمادہ تو ہوئے۔ لیکن چونکہ ابھی تک حضرت عمرؓ نے اس پر تصرف نہیں کیا تھا۔ اس لئے کہنے لگے کہ میں خلیفہ ثانی کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ اس پر عمرو بن عاص نے حضرت عمرؓ کو خط لکھا۔ جس میں اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کے جواب میں لکھ بھیجا۔ کہ اگر وہ کتابیں قرآن مجید کے موافق ہیں۔ تو بلا ضرورت ہیں۔ اور اگر مخالف ہیں تو ان کو فوراً ضائع کر دیا جائے۔ چنانچہ اس کی تعمیل عمرو بن عاص نے فی الفور کی۔ اور تمام کتابیں اسکندریہ کے حماموں میں تقسیم کرا دیں۔ ان کی تعداد اس قدر زیادہ تھی۔ کہ چار ہزار حمام چھ ماہ تک ان کتابوں سے گرم ہوتے رہے

یہ ہے وہ من گھڑت قصہ جس کے پیشِ نظر عیسائی مؤرخین مسلمانوں کو موردِ الزام بناتے ہیں۔ اور علوم و فنون کا شدید دشمن قرار دیتے ہیں۔

جب ابوالفرج کی تاریخ لاطینی زبان میں ترجمہ ہوئی۔ تو یوروپین مؤرخین نے اہلِ اسلام کے خلاف مخالفت کا طوفان برپا کر دیا۔ غیظ و غضب کے متعصبانہ جوش سے بھڑک اٹھے۔ اور اس قصہ پر حاشیہ آرائیاں کیں۔ اسلام پر خطرناک حملے کئے۔ اور اس کو جہالت کا مذہب قرار دیا۔ غرضیکہ متعصب یورپین مؤرخین کو ایک بہانہ مل گیا۔ اور جو کچھ بھی ان کے منہ میں آیا۔ اس فرضی قصہ کی آڑ لے کر کہہ ڈالا۔ اور آج تک صرف اس قصہ کو لے کر جس کا تاریخی طور پر کوئی ثبوت نہیں۔ اسلام کے خلاف جو تمام علوم کا مخزن اور جملہ فنون کا منبع ہے۔ جس کا دوسرا نام علم اور عرفان ہے۔ جو آیا ہی اس [illegible] کہ بنی نوع انسان کو [illegible] کے تاریک گڑھے سے نکال کر علم اور عرفان کے بلند ترین روشن مینار پر کھڑا کر دے حملے کرتے چلے آرہے ہیں۔

الزام کا ابطال

اس وقت میں قرآن کریم، احادیث صحیحہ اور غیر مسلم مؤرخین کے بیانات سے اس الزام کا ابطال کر کے یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے خلاف اس الزام کے گھڑنے کی وجوہات صرف اسلام سے دشمنی اس کی تعلیم سے ناواقفیت ہے ورنہ اسلام کی شاندار تعلیم کو ایک نظر دیکھ لینے سے متعصب ترین انسان بھی اسکی خوبیوں اور فضائل سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

حضرت عمرؓ کا شاندار عہدِ حکومت

اسلام جو عالمگیر مذہب ہے۔ اور اسی طرح اس کی مکمل تعلیم جس کے متعلق اہلِ اسلام بجا طور پر ناز کرتے ہیں۔ اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں۔ جو بنی نوع انسان کی مذہبی۔ اخلاقی۔ معاشرتی۔ اقتصادی اور تعلیمی ضروریات کے خلاف ہو۔ بلکہ تمام شعبہ ہائے زندگی اور ضروریات کے متعلق بہترین دستور العمل ہے۔ اور شرعی احکام میں صاف لکھا ہے۔ کہ یہود یوں اور عیسائیوں کی مذہبی کتابیں جو آئین جنگ کی رو سے مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ وہ ہرگز آگ میں جلائی نہ جائیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ ابوالفرج نے یہ من گھڑت قصہ لکھتے وقت جس کی تصدیق حضرت عمرؓ کے خط سے قطعاً نہیں ہوتی اسلامی روایات اور رسول عربی (فداہ امی وابی) کے پاکیزہ ارشادات کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ جب کتابیں جلانے کا حکم اسلامی سپرٹ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے [illegible] کے خلاف تھا۔ تو حضرت عمر فاروقؓ جو اسلامی دنیا کے عظیم القدر تاجدار تھے۔ جو ہر لمحہ قرآن کریم کے احکام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روح پرور اقوال کو مدِّ نظر رکھتے تھے۔ جن کی تعریف و توصیف میں خود عیسائی مؤرخین رطب اللسان ہیں کیونکر ایسا حکم دے سکتے تھے۔ جو شریعت اسلامی کے خلاف ہو۔ چنانچہ واشنگٹن ارونگ اپنی کتاب "محمد اور اس کے جانشین" میں ان کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ "عمر کی تمام تاریخ عدل انصاف۔ دیانت امانت۔ تقویٰ اور جرأت قلب سے مملوء ہے۔ اسلام کی وسیع سلطنت کا وہی بانی ہے۔ اس نے احکام خدا اور رسول کی پوری تعمیل کرائی۔ ابوبکر کو اپنے نیک مشوروں سے امداد دیتا رہا۔ اپنی وسیع سلطنت کے لئے عدل و انصاف کے بہترین قواعد مرتب کئے اپنے جرنیلوں اور گورنروں کو مضبوط ہاتھ سے اپنے قابو میں رکھا۔ اور سخت نگرانی کی۔ اور یہ اس کی فوق العادت قوت حکمرانی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اسکی عادات نہایت سادہ تھیں۔ اور زیب و زینت اور شان و شوکت سے وہ پرہیز کرتا تھا۔ وہ پیغمبر اسلام کے نقش قدم پر چلتا رہا۔ اور اپنے ماتحتوں کو بھی اس بات کی تاکید کرتا رہا وہ ان کو لکھا کرتا تھا۔ کہ ایرانی عیش و عشرت سے خبردار رہو۔ اور اپنی طرز زندگی بالکل سادہ رکھو۔ اسپر تمہاری کامیابی منحصر ہے۔ اگر اس کو چھوڑ دو گے تو تمہاری تقدیر پلٹ جائے گی"۔

ایسے عادل اور منصف حکمران اور خلیفہ وقت کے متعلق جس کی احکام شریعت کی پابندی کے متعلق غیر مسلم بھی رطب اللسان ہیں۔ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے اسلام کی تعلیم کے خلاف کوئی حکم دیا۔

تحصیل علم اور اسلام

پیغمبر بانی اسلام علیہ السلام نے جو نصائح اور ارشادات اپنے صحابہ کو فرمائیں۔ وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں اور ایک ایک لفظ علم کی محبت اور الفت کا مظہر ہے۔ اسجگہ حضور کے اقوال میں سے مختصراً درج کرتے ہیں۔ "علم حاصل کرو کیونکہ جو شخص علم کو للہ حاصل کرتا ہے۔ اسکا وہ عمل صالح ہوتا ہے۔ جو شخص علم کے حصول میں کوشش کرتا ہو وہ گویا خدا کی عبادت کرتا ہے۔ جو شخص علم حاصل کر کے دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ وہ گویا خیرات تقسیم کرتا ہے۔ اور جو علم کو اسکے مناسب حال استعمال کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لاتا ہے۔ علم انسان کو حلال و حرام میں تمیز سکھاتا ہے۔ اور بہشت کی راہ اسکے لئے روشن کرتا ہے۔ علم بیابان میں ہمارا معاون ہے۔ تنہائی میں ہمارا رفیق ہے۔ ہجرت میں ہمارا دوست ہے۔

[1] یہ ایک یہودی طبیب [illegible] کا بیٹا تھا۔ اور شہر ملطین میں سنہ ۱۲۲۶ء کو پیدا ہوا تھا۔

396
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشی کی طرف ہمارا رہنما ہے۔ حلقہ احباب میں ہمارا زیور ہے۔ مصیبت میں ہمارا سہارا ہے۔ دُشمنوں کے مقابل ہماری زرہ ہے۔ علم کی بدولت خدا کا بندہ ترقی کے معراج اور اعلےٰ مرتبہ پر پہونچتا ہے۔ شاہانِ دُنیا کا ہم نشین ہوتا ہے۔ اور آخرت میں کامل سرور حاصل کرتا ہے"۔

پھر فرمایا۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ۔ کہ علم حاصل کرو۔ اگرچہ چین میں جا کر حاصل کرنا پڑے۔

پھر فرمایا:۔ عالم کی سیاہی شہید کے خون سے بھی زیادہ مقدس ہے۔

پھر فرمایا:۔ کہ

"جو شخص تلاشِ علم میں سفر کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو بہشت کا دروازہ دکھا دیتا ہے"۔

"متلاشیٔ علم کو آسمان کے فرشتے مبارکباد۔ اور خوش آمدید کہیں گے"۔

"عالموں کا کلام سُننا۔ اور دوسروں کو علم کے سبق دینا مذہبی ریاضت سے بہتر ہے۔ بلکہ ایک سَو غلام آزاد کرنے سے افضل ہے"۔

پس جب احادیثِ صحیحہ میں علم پڑھنے اور پڑھانے کی اس قدر فضیلت بیان کی گئی ہے۔ تو یہ امر کیونکر قیاس میں آ سکتا ہے۔ کہ حضرت عمر فاروق جو کلام الہٰی اور ارشادات نبوی کے پورے پابند اور سچے عاشق تھے۔ اور ہر لمحہ اتباعِ سنت کو پیش نظر رکھتے تھے۔ علوم و فنون کے بیش بہا خزانہ کو جلا دینے کا حکم دے دیتے؛

صحابۂ کرام کا علم سے شغف

پھر صحابۂ کرام جن کے رگ و پے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاکیزہ اقوال سرایت کئے ہُوئے تھے۔ اور جن کا شب و روز مشغلہ ہی یہ تھا۔ کہ خود علم سیکھیں۔ اور دوسروں تک پہونچائیں۔ وُہ کس طرح اس بات کو برداشت کر سکتے تھے۔ تاریخ اسلام کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں علم تاریخ۔ علم ریاضی۔ علم عروض۔ اور مسلم قواعد پر لیکچر دیا کرتے تھے۔ اور یہ سلسلہ اس قدر بڑھتا چلا گیا۔ اور وسعت پکڑ گیا۔ کہ ان کے بعد بھی صحابۂ کرام کو جس علم کے متعلق کوئی کتاب مل جاتی۔ اس کا عربی میں ترجمہ کر لیتے۔ اور اس طرح انہوں نے علوم و فنون کے وُہ عظیم الشان اور خوبصورت محلات تعمیر کئے۔ کہ یورپ کو بھی ان عربوں کا جن کو وُہ جاہل۔ اکھڑ وحشی۔ اور بے علم قرار دیتے تھے۔ زانوئے تلمذ تہہ کرنا پڑا۔ اور آج تک یورپ اہلِ عرب کے مرہون منت ہیں؛

عیسائی مؤرخین کی شہادتیں

قرآن کریم۔ اور احادیث سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ کتب خانہ اسکندریہ کے جلا دینے کا حکم اسلامی تعلیم کے خلاف تھا۔ اور ایسا حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی عظیم المرتبت ہستی سے صادر نہیں ہو سکتا۔ اب ہم عیسائی مورخین کی مستند کتب سے تاریخی شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ جو اس بات کو بالوضاحت ثابت کرتی ہیں۔ کہ ابو الفرج نے محض اسلام سے عداوت کی وجہ سے یہ لکھا ہے ورنہ اس قصہ میں ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں

ایڈورڈ گبن اپنی کتاب "تاریخ روما" میں لکھتا ہے:۔

"اس علمی جہاز کی ناقابلِ تلافی غرقابی کے واقعہ اور اس کے نتائج کا میں صاف انکار کرتا ہوں۔ جس کی بنا صرف ایک مورخ ابو الفرج کی تنہا رائے پر ہے۔ حالانکہ یوٹی چیٹس۔ اور الکین دونوں اس واقعہ کے متعلق ساکت ہیں"۔

آرتھر گلمن نے اپنی کتاب سارا سنیز کے صفحہ ۲۵۴ میں یہ نوٹ لکھا ہے:۔

"بہت سے مصنفوں نے ابو الفرج کی پیروی کرتے ہُوئے لکھا ہے۔ کہ اسکندریہ کے فتح کے بعد وہاں کا عظیم کتب خانہ تباہ کیا گیا۔ اور کتابیں چار ہزار حماموں میں جلا دی گئیں۔ کتابوں کی تعداد اس قدر تھی۔ کہ چھ ماہ میں بمشکل ختم ہوئیں۔ لیکن اب اس کہانی کو ناقابلِ اعتبار قرار دیا گیا ہے"۔

میڈلٹ کی جلد اول صفحہ ۳۹۴ میں لکھا ہے:۔

"کہا جاتا ہے۔ کہ کتابیں حمام گرم کرنے میں استعمال کی گئی تھیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں پبلک حمام موجود ہی نہ تھے۔ پبلک حماموں کا رواج سالہا سال بعد شروع ہُوا"۔

"تاریخ عالم" جلد ۸۔ صفحہ ۱۶۳ میں ابو الفرج کا قصہ نقل کرتے ہُوئے لکھا ہے۔

"ہم اپنی طرف سے اس واقعہ اور اس کے نتائج کا صاف انکار کرتے ہیں واقعہ بڑا تعجب خیز ہے۔ پڑھو۔ اور تعجب کرو۔ ایک اجنبی کی ایسی رپورٹ جس نے یہ چھ سو سال بعد میڈیا کی حدُود میں بیٹھ کر لکھی ہے۔ دو مورخوں کے سکوت سے بالکل باطل ہو جاتی ہے۔ جو اس سے بہت پہلے گزرے ہیں۔ وُہ دونوں عیسائی تھے۔ اور دونوں مصر کے باشندے تھے۔ حالانکہ ان میں سے ایک پادری یوٹی چیٹس نے جو دوسرے سے بھی پہلے گزرا ہے فتح اسکندریہ کا حال تفصیل سے لکھا ہے وُہ دونوں اس واقعہ کا اشارہ تک نہیں کرتے علاوہ اس کے عمر رضؓ کا یہ سخت حکم اہلِ اسلام کے محکم شرعی احکام کے سخت خلاف ہے۔ شرعی احکام میں صاف لکھا ہے۔ کہ یہودیوں۔ اور عیسائیوں کی مذہبی کتابیں جو آئینِ جنگ کی رُو سے مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ وُہ ہرگز آگ میں جلائی نہ جائیں۔ اور دیگر دُنیاوی علوم۔ یعنی تاریخ۔ نظم طبابت یا فلاسفی کی کتابیں جائز طور پر اہلِ اسلام کے استعمال میں لائی جا سکتی ہیں"۔

پھر اس کے متعلق فٹ نوٹ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"یہ کتب خانہ تو جولیس سیزر کے زمانہ میں جل گیا تھا۔ اور کچھ اس کے بعد۔ غرض جب عمرؓ نے اسکندریہ کو فتح کیا۔ تو اس سے دو سو پچاس سال پہلے اس کتب خانہ کا نام و نشان تک باقی نہ تھا۔ اور کسی تاریخ میں اس بات کی شہادت نہیں پائی جاتی۔ کہ اس عرصہ میں اس کی جگہ کسی بادشاہ۔ یا پادری نے کوئی اور کتب خانہ قائم کر دیا تھا۔ ابو الفرج کی کہانی اس قدر زور شور کے ساتھ ہرگز عام طور پر مشہور نہ کی جاتی۔ اگر مشہور کرنے والوں کی اس میں یہ غرض نہ ہوتی۔ کہ رومیوں کے فاتحوں پر جہالت۔ اور وحشت کا۔ اور دُنیا کو تاریکی میں ڈالنے کا الزام لگائیں"۔

پھر فتوح البلدان جو بلاذری کی بلند پایہ تصنیف ہے۔ اس میں باقی تمام فتوحات کا مفصل ذکر ہے لیکن اس واقعہ کا بیان تک نہیں کیا گیا؛

پس تاریخی شہادتوں سے بھی ابو الفرج کے فرضی قصہ کا بطلان ثابت ہو گیا۔ اور یہ کہ اہلِ اسلام پر اسکندریہ کے کتب خانہ جلانے کا الزام سراسر جھوٹ اور افترا ہے؛

ملک نذیر احمد ریاض مولوی فاضل "جامعہ"

بیگوسرائے میں سیرت النبیؐ کا جلسہ

چند مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ یوم النبیؐ گزشتہ سال تاریخ مقررہ پر نہیں کیا جا سکا۔ جناب مولوی نصیر الدین صاحب وکیل پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ نے ۸ مارچ ۱۹۳۷ء کو جلسہ منعقد کیا۔ ہر طبقے کے معزز اصحاب کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ سامعین میں نمایاں شخصیت خان بہادر ابو نصر محمد عمر صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ، رائے بہادر بابو مگر نرائن صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ بابو سنت نرائن چودھری منصف۔ بابو جگل کشور پرشاد منصف کی تھی۔ علاوہ ان کے دیگر آفیسران و ڈاکٹر۔ وکلاء۔ مختاران بھی تھے۔ مولانا حکیم خلیل احمد صاحب احمدی کی بصیرت افروز تقریر سامعین نے نہایت محویت سے سُنی۔ بابو بھوبنشری صاحب وکیل نے اُردو میں نہایت فصیح و مدلل تقریر کی۔ جس میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی آزادی کی علمبردار صرف جماعت احمدیہ ہی ہے!

زمانۂ حال کی پُر انقلاب اور جذباتی دنیا کا سطحی مطالعہ ہی اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے انقلابات کی تہ میں بہت حد تک جذبۂ حریت کام کر رہا ہے۔ انسانی طبائع کا بڑھتا ہوا جوش آزادی محشر خیز طوفان کی طرح حدود رحم و انصاف کو بھی توڑتا ہوا آزادی کی جنگ میں ہر قربانی پر تلا ہوا معلوم ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض دفعہ اخلاق اور مذہب کو بھی مخالف سمجھ کر قربان کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ جذبہ تشدد و تعذیب سے دبنے کی بجائے آتش فشاں مادے کی طرح اور بھی زیادہ بھڑکتا ہوا معلوم دیتا ہے۔ وہ آزادی کا خوشکن خواب دیکھ رہا ہے۔ اور اس کا طائر تخیل آزادی کی فضا میں پرواز کر رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آزادی اور غلامی کے درمیان ہولناک جنگ کا آغاز ہے۔ جس کے شعلے دنیا کی اکثریت کو اپنی لپیٹ میں لا رہے ہیں:

کہیں سرمایہ دار اور غیر سرمایہ دار کا جھگڑا رونما ہے۔ کہیں کسان اور مزدور کا اختلاف ہے۔ کہیں فرقہ وارانہ مناقشہ کے جھونکے فضائے امن کو مسموم کر رہے ہیں۔ یہ سب درحقیقت آزادی اور غلامی کی کشمکش ہے۔ کہیں ملوکیت و استبدادیت کا مہیب دیو محض اپنی ہوس پرستی اور عشرت سازی کی خاطر کبھی استعمارانہ اقدام کی صورت میں اور کبھی تعذیب و تعلم کی آڑ میں فرزندان آدم کے گلے میں طوق غلامی ڈال رہا ہے۔

آزادی اور غلامی کی جنگ میں دونوں طرف سے ۔۔۔ ماسئے تہذیب و مساوات کے ۔۔۔ ایسے ایسے تہذیب سوز خونین مناظر اور دل ہلا دینے والے نظارے چشم انسانی نے دیکھے جن سے انسانی روح لرز اٹھتی ہے۔ بعض وقت دیکھتے دیکھتے چند منٹوں کے اندر لاکھوں انسانوں کی منقیں لپیٹ دی گئیں۔ ہزاروں آباد و شاد گھر چند لمحوں میں ماتم کدے بنا دیئے گئے۔ آسمان سے باتیں کرنے والے محلات گولوں کی بارش سے آن واحد میں کھنڈرات اور ویرانہ نظر آنے لگے۔ لاکھوں خانماں برباد بے کس بچوں عورتوں اور ستم رسیدہ انسانوں کے جگر خراش نالوں اور خون کی آبشاروں میں تڑپتی ہوئی لاشوں نے زمین کے کناروں تک کو ہلا دیا۔ قرون اولیٰ میں مدتوں کی ستم رانیاں اور خونریزیاں اس زمانۂ تہذیب کے ایک ایک دن کی تباہ کاریوں اور ظلم آفرینیوں کے مقابلہ میں افسانہ معلوم ہونے لگیں۔ اور ابھی شاید یہ اس شعلہ بار جنگ کی چنگاریاں ہیں۔ جو کائنات بشر کو بھسم کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ دنیا کا شیرازۂ امن بکھرنے کو ہے۔ اور امن عالم کی بنیادیں کھوکھلی ہو رہی ہیں:

لیکن طرفہ یہ ہے کہ قریباً ہر دلدادہ حریت حقیقی آزادی اور اس کے کامرانی بخش وسائل سے ناآشنا ہے۔ جس دیوتا پر وہ قربانی کی بھینٹ چڑھا رہا ہے۔ خود اسی سے ناشناس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا ایک قسم کی غلامی سے نکل کر دوسری قسم کی بدتر غلامی کے جہنم میں جا گرتی ہے۔ کوئی اپنے طبعی اور ناپاک جذبات کی پرستاری اور عیش و عشرت کی گرم بازاری کو آزادی کا نام دے رہا ہے۔ تو کوئی قانون شکنی اور قتل و غارت کی سپرٹ کو آزادی بتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ بعض حکومتوں تک کا نظریہ آزادی کی تعریف میں یہ ہے۔ کہ کمزور مگر شریف اور امن پسند رعایا کو باوجود اس کی مستقل و بے غرض وفاداری کے ملک کے کمینہ و رذیل ترین عنصر کی دستبرد کے نیچے ڈال دیا جائے۔

ایسے پُر آشوب اور نازک وقت میں شہنشاہ ارض و سما کی طرف سے اس کے قدیم دستور کے مطابق تاجدار حریت حضرت احمد مرسل نمودار ہوتے ہیں۔ اور دنیا کو حقیقی آزادی سے آگاہ کرتے اور اس کے حصول کے لئے وہ اصول قائم کرتے ہیں۔ جو ہر طبقہ انسانی کو بلا دوسرے کی حق کوشی اور فتنہ و فساد کے آزادی کے حصول میں کامیاب کر دے اس زمانہ میں احمدیت ہی ہے جو خلاف فطرت اور تباہ کن آزادی اور مقدس و مطابق فطرت آزادی کے درمیان امتیاز بین اور حد فاصل قائم کرتی ہے۔ ہاں آج صرف احمدیت ہی آزادی کا یہ بلند مفہوم صحیح الفطرت انسان کے اندر قائم کر رہی ہے۔ کہ اس کی آزاد گردن صرف رب العرش کے آستانہ پر عشق بھری روح کے ساتھ جھکی رہے۔ اور اسی کے اخلاق کی پیروی میں اس کی مخلوق کی خیر خواہی اور ہمدردی اس کا مقصود خاطر ہو۔ جیسا کہ حضرت احمد جری اللہ اپنی آخری تصنیف پیغام صلح میں ابنائے وطن کو یوں مخاطب فرماتے ہیں۔ "اے ہم وطنو وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ وہ انسان انسان نہیں ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئیں۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ و امریکہ کو دی گئیں۔ پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں۔ کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسان سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آئیں۔ اور تنگ دل و تنگ ظرف نہ ہوں" "دین یہ ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی و بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے"۔

صاحب فکر و بصیرت اس تعلیم سے اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ عہد حاضرہ کے شہزادۂ علم و امن نے ان سادہ مگر دلاویز الفاظ میں قومی تمدنی ملی اور ملکی منافرت اور تفریق و تعصب کی جڑ کاٹتے ہوئے اس ذہنیت کا ہی خاتمہ کر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں غلامی کی لعنت پیدا ہوتی ہے۔ اس اساسی اور مؤثر ترین تعلیم اور اپنی تربیت یافتہ جماعت کے ذریعہ آپ نے حقیقی اور عالمگیر آزادی کی بنیاد رکھ دی ہے۔ جو محو حیرت کرنے والی سرعت کے ساتھ اقطار عالم میں پھیل رہی۔ اور اس مقدس آزادی کی داغ بیل ڈال رہی ہے۔ اس حقیقی اور مکمل آزادی دہندہ انسان نے آزادی کے متعلق نقطۂ نگاہ ہی بدل دیا۔ اور اس قدر بلند کر دیا ہے۔ کہ جس سوائے انبیاءؑ اور ان کی جماعتوں کے بڑے سے بڑا مدعی حریت نہ قائم ہو سکتا۔ اور نہ دوسروں کو قائم کر سکتا ہے۔ درحقیقت اسی نقطۂ نگاہ اور وسعت نظر کے باعث احمدی جماعت مورد طعن و تشنیع اور ہدف آلام بنی رہتی ہے۔ وہ ہر ظالم کو خواہ وہ صاحب حکومت و ثروت کی صورت میں متمثل ہو۔ یا رعایا اور غیر سرمایہ دار یا فرقہ وار مفسد کی شکل میں ظاہر ہو۔ بدامنی اور فساد ظلم اور حق تلفی سے باز رہنے کی طرف باحسن طریق توجہ دلاتی ہے۔ اور تعلقات بین الاقوام کو خوشگوار بنانے کا تہیہ رکھتی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں معلم حریت حضرت امام جماعت احمدیہ اپنا نظریہ پیش کرتے ہوئے حکومت وقت اور سرمایہ دار کو اپنی تصنیف تحفہ لارڈ ارون میں اس کی بعض خامیوں اور فرائض کی طرف اس طرح توجہ دلاتے ہیں:۔

"سلسلہ احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ حکومت کے قیام کی غرض ملک کا فائدہ ہے اور ان کاموں کو بجا لانا ہے

جنہیں افراد الگ الگ پورا نہیں کر سکتے ہیں اسلامی تعلیم کے مطابق ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر فرد رعایا کے کھانے لباس مکان اور کام کا انتظام کرے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستان کی حکومت اب تک اس فرض سے بالکل غافل رہی ہے۔ جب تک حکومتیں اس اصول پر نہ چلائی جائینگی۔ یقیناً لیبر کیپٹل امپیریلزم سوشلزم اور بولشوزم کے جھگڑے کبھی ختم نہ ہونگے"۔

سلسلہ احمدیہ کی ایک یہ بھی تعلیم ہے۔ کہ تمام ایسے سمجھوتے یا کام یا احکام جو بنی نوع انسان کے کسی فرد کی جائز ترقی کے راستہ میں روک ہوں درست نہیں اسی طرح سود کو رد کر دیا ہے۔ تا چند ذہین لوگ ملکر تجارت اور صنعت کو اپنے ہاتھ میں نہ کرلیں"۔ اسکے علاوہ فخر حریت حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی بعض سیاسی تقاریر اور تصانیف مثلاً سائمن رپورٹ اور نہرو رپورٹ پر تبصرہ میں کمال وسیع النظری اور فوق العقل ناقدانہ نگاہ کیساتھ آزادی ہند کی متعلقہ سیاست کی گتھیاں سلجھائی ہیں اور ہندوستان کی سیاسی مشکلات کا حل کیا ہے۔ وہ سنجیدہ مزاج ارباب سیاست اور بلند پایہ مدبرین ملک کے نزدیک بھی موجودہ اور پیش آمدہ فضا کو خوشگوار بنانے اور پرامن آزادی دلانے میں بہترین رہنما اور دستور اساسی کی حیثیت رکھتا ہے۔ گو اسے فی الحال وہ اپنی بعض کمزوریوں یا بیرونی موانع کے باعث دستور العمل بنانے میں پہلوتہی کرتے ہوں۔

لیکن باوجود اس کے کہ اس طرح جماعت احمدیہ صحیح اور واجبی طور پر ملک کی جائز آزادی کی جدوجہد میں جو احمدیت کی پیش کردہ آزادی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اور ملک کی سیاسی فضا کو مطلوبہ آزادی کے موافق اور پرامن بنانے میں سرگرم رہتی ہے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ حصول آزادی کے ذرائع میں ایک حصہ ملک سے اختلاف رکھتی ہے۔ مثلاً وہ سول نافرمانی اور تشدد کی پالیسی کے ماتحت قتل و خونریزی فرقہ وارانہ فسادات اور اوباشانہ حرکات کو مخرب اخلاق عارانسانیت اور آزادی کی مخالف سمجھتی ہوئی۔ انہیں شمولیت سے اجتناب رکھتی ہے۔ وہ اپنے خلاف ہمیشہ اس بہتان عظیم کی رٹ سنتی ہے۔ کہ اس جماعت کی تخلیق غلامی کے عنصر سے ہے۔ حالانکہ ہر دن احمدیت کی خیرہ کن ترقی سے سراسیمہ اور دشمن کے اس کمینہ الزام کی دھجیاں بکھیر رہا ہے۔ اور اس حقیقت کو درخشاں کر رہا ہے۔ کہ آج صرف احمدی ہی ہے جو آزادی کے خمیر سے تیار ہوا ہے۔ وہی آزادی کا مجسمہ ہے۔ صرف اسی کے خون میں آزادی کی حرارت کارفرما ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی سرزمین متعدد بار تجربہ کر چکی ہے۔ کہ قریباً ہر احمدی کے مقابل مختلف سمتوں سے مخالفت کی تلواریں اٹھیں اور مختلف جہتوں سے عداوت کا طوفان آیا۔ مگر ہر میدان میں وہ بطل حریت ثابت ہوا جس بات کو اس نے حق تسلیم کر لیا۔ اس کا اظہار ہزاروں خطرات کی تلوار کے سایہ تلے جسارت اور آزادانہ جرأت کیساتھ کر کے چھوڑا۔ کہیں کابل کی سنگلاخ زمین بہانگ بلند شہادت دے رہی ہے کہ یہی لوگ دلدادگان حریت اور سرفروشان حقانیت ہیں۔ کہیں روس کی درندہ خصلت زمین اعلان کر رہی ہے۔ کہ فرزند احمدیت ہی میدان حریت کا جانباز سپاہی ہے۔ کہیں مادر پدر آزاد۔ رعایائے پنجاب کا منظم غنیم ان شیران حریت کے مقابلہ میں آندھی کی طرح اٹھتا ہے تو ایک ہی ٹکر سے اسے ہوش آجاتا ہے۔ کہ یہ حیدران کرار کی بے پناہ کچھار ہے۔ کہیں حکومت کا ایک با اقتدار حصہ بیجا رعب و دبدبہ کی ترنگ میں آکر ان فرزندان صداقت کی رگ حریت کو چھیڑ بیٹھتا ہے۔ تو اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ جماعت سرفروشان حریت اور پروانہ ہائے آزادی کی جماعت ہے۔ ان کا مسجود سوائے رب العزۃ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ان کی جبین نیاز فرش خاک کو بھی سجدہ گاہ بنانے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ مگر اسی احکم الحاکمین کے سامنے جس کی جبروت کے مقابل زبردست بادشاہ مچھر کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہاں اس حریت ضمیر کے جذبہ کے ساتھ ساتھ انکے دل حاکم و محکوم امیر و غریب گورے اور کالے مسلم و غیر مسلم تمام کی خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات سے معمور ہیں۔ قیام احمدیت کا مقصد اعظم ہی یہ ہے کہ وہ دنیا کو ایک طرف روحانیت دوسری طرف اتحاد صحیح مساوات و حریت کی جنت فردوس میں داخل کرے گو اس مقصد کے پورا ہونے میں دنیا احمدیت سے کس قدر ٹکرائے لیکن مستقبل قریب یا بعید اس حقیقت کو عریاں کر دیگا۔ کہ احمدی ہی بلند و بالا پیکر حریت ہے۔ جس کے ہاتھ سے حریت کی تکمیل مقدر ہے اور جس کی بنیاد

لندن میں تبلیغ اسلام

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر شاندار اجتماع

عیدالاضحیٰ کی تقریب پر جو شاندار اجتماع مسجد احمدیہ لندن کے احاطہ میں منعقد ہوا اس کی تفصیلی رپورٹ احباب اخبار الفضل کے صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ لندن کے اخبارات اور رسالوں نے اس اجتماع کی روئداد شائع کی ہے۔ اور فوٹو بھی شائع کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے نیک نتائج نکالے۔

فلسطین کے حالات پر ایک لیکچر

ایام زیر رپورٹ میں مکرمی درد صاحب نے ایک گرجا میں پادریوں کی درخواست پر فلسطین کے حالات حاضرہ پر لیکچر دیا۔ حاضری کافی تھی۔ دو گھنٹہ تک بعد میں سوال و جواب ہوئے۔

اسلام کی خوبیوں پر ایک لیکچر

کچھ مدت سے پٹنی ڈسٹرکٹ میں نوجوانوں کی ایک کلب بنی ہے۔ جس میں مذہبی اور سیاسی لیکچر دئے جاتے ہیں۔ اور ہر لیکچر کے بعد سوال و جواب ہوتے ہیں۔ سکرٹری کلب نے ہم سے بھی اسلام کے متعلق لیکچر دینے کی درخواست کی۔ چنانچہ خاکسار اور برادرم عبدالعزیز صاحب مقررہ تاریخ پر کلب میں گئے۔ میں نے اسلام کے متعلق ایک پرچہ پڑھا جس میں اسلام کی خوبیاں بیان کیں۔ یہ تقریر پچیس منٹ میں ختم ہوئی۔ اس کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک سوال و جواب ہوتے۔ اسلام کا عقیدہ در بارہ مسیح۔ مسیح کی صلیبی موت تعدد ازدواج۔ حقوق نسواں۔ آنحضرت صلعم اور دیگر انبیاء میں فرق۔ عالم آخرت جہاد وغیرہ مسائل پر حاضرین نے سوالات کئے۔ جن میں سے بعض کے جوابات میں نے دئے اور بعض کے برادرم عبدالعزیز نے۔ میں نے لیکچر میں یہ بیان کیا تھا کہ اسلام نے مذہبی معابد پر ایسی پابندیاں عائد نہیں کیں۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ ان میں داخل نہ ہو سکیں۔ بلکہ ایسے شخص کو جو دوسرے مذاہب والے کو اپنے معبد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے روکتا ہے۔ ظالم قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس سنہری اصل پر سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ جبکہ نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں اپنے طریق پر نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ لیکن میں اس امر کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خود مسلمانوں نے دیگر مذاہب والوں کے ساتھ اس قسم کی رواداری کو فراموش کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس کا ایک نام سلام بھی ہے۔ اور دنیا میں سلامتی کا پیغام پہونچانے کیلئے اپنے انبیاء بھیجا کرتا ہے اس زمانہ میں بھی قادیان پنجاب ہند میں ایک پیغمبر بھیجا۔ اور وہ وہی امن کا شاہزادہ مسیح ہے۔ جس کے آنے کا مسیحی اور مسلمان انتظار کر رہے تھے۔ اور وہی تمام اقوام کا موعود ہے چنانچہ آپ کے ذریعہ پھر یہ رواداری کی تعلیم جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دی تھی۔ زندہ ہوئی۔ چنانچہ آپ کے خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سنہ ۱۹۲۴ء میں مسجد فضل لندن (سوتھ فیلڈز ۶۳ میلروز روڈ) کا بنیادی پتھر رکھنے سے پیشتر مندرجہ ذیل الفاظ میں اس امر کا اعلان کیا۔

"اور ہم کسی شخص کو جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے۔ ہرگز اس میں عبادت کرنے سے نہیں روکیں گے۔ بشرطیکہ وہ ان قواعد کی پابندی کرے جو اس کے منتظم اس کے انتظام کیلئے مقرر کریں۔ اور بشرطیکہ وہ ان لوگوں کی عبادت میں مخل نہ ہوں۔ جو اپنی مذہبی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس مسجد کو بناتے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ رواداری کی روح جو اسی مسجد کے ذریعہ سے پیدا کی جائے گی۔ دنیا سے فتنہ و فساد دور کرے اور امن و امان قائم

کرنے میں بہت مدد دے گی۔ اور وہ دن جلدی آجائیں گے جب لوگ جنگ وجدل کو ترک کر کے محبت و پیار سے آپس میں رہینگے۔ اور سب دنیا اس امر کو محسوس کریگی۔ کہ جب سب بنی نوع انسان کا خالق ایک ہی ہے۔ تو ان کو آپس میں بھائیوں اور بہنوں سے زیادہ محبت و پیار سے رہنا چاہیئے اور بجائے ایک دوسرے کی ترقی میں روک بننے کے ایک دوسرے کی ترقی کرنے میں مدد کرنی چاہیئے۔

لیکچر کے اختتام پر ایک نوجوان پادری نے کہا کہ اسلام کی یہ تعلیم حقیقۃً نہایت رواداری پر مبنی ہے۔ ہمارے بشپ تو کبھی کسی غیر مذہب والے کو گرجا میں اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت نہ دیں۔ اس پر میں نے مکرمی و مخدومی مفتی محمد صادق صاحب کا واقعہ سنایا کہ امریکہ میں ایسا ہی ہوا تھا۔ ایک گرجا میں ہمارے مبلغ کو لیکچر دینے کے لئے بلایا گیا۔ جمعہ کا روز تھا۔ جمعہ کی نماز کا وقت آگیا تو مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں عیسائیوں کی نماز کا وقت آگیا تو آنحضرت صلعم نے مسجد نبوی میں اپنے طریق پر نماز ادا کرنے کی اجازت دیدی تھی۔ آج میں ان کا ایک خادم عیسائیوں کے گرجہ میں آیا ہوں۔ میری نماز کا وقت آگیا ہے کیا پادری صاحبان مجھے یہاں نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ مگر کسی نے اجازت نہ دی۔

نوجوانوں پر اچھا اثر ہوا۔ آخر میں انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں قرآن مجید کی چند آیات سنائیں چنانچہ میں نے سورہ نجم کا ایک رکوع پڑھ کر سنایا۔ ان میں سے چند ممبروں کو عید الاضحی کی تقریب پر جلسہ میں بلایا گیا تھا۔ آخر میں تمام دوستوں سے دعا کیلئے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مغربی اقوام کو ایمان اور اسلام کی نعمت سے متمتع فرمائے آمین

خاکسار:۔ جلال الدین شمس از لندن

کیا ہر مذہب انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچا سکتا ہے

ڈاکٹر ٹیگور کے نظریہ کی تغلیط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دی آل ورلڈ ریلیجنز" کانفرنس جو پچھلے دنوں کلکتہ میں منعقد ہوئی اس میں ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور نے اپنی ایک تقریر میں مذاہب کے متعلق جو یہ نظریہ پیش کیا ہے۔ کہ:۔

"خدا نے گوناگوں مخلوق پیدا کر کے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ اور اس لامحدود طاقت کے متعلق بھی ہمارے نقطہ ہائے نظر میں اختلاف ہونا چاہیئے" یہ ان لوگوں کی تائید میں پیش کیا ہے۔ جن کا عقیدہ ہے۔ کہ ہر مذہب میں رہ کر انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ لیکن یہ بات سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے کیونکہ اول تو کسی ایک فرد واحد کو بھی بطور نمونہ پیش نہیں کیا جا سکتا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی پیروی میں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا دعویٰ کیا ہو دوئم اس لحاظ سے بھی ڈاکٹر صاحب کے نظریہ کی تغلیط ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی گوناگوں مخلوق سے تو خود خدا تعالیٰ کا لامحدود ہونا ثابت ہوتا ہے۔ نہ یہ کہ مذاہب بھی لامحدود ہونے چاہئیں۔ سوئم جیسا کہ میں آگے چل کر بتاؤں گا۔ اسلام کے سوا دوسرے تمام مذاہب کی تعلیمات اور عقائد کے آئینے اس قدر دھندلے ہو چکے ہیں۔ کہ ان میں خدا تعالیٰ کے خوشنما اور روشن چہرہ کو کوئی آنکھ دیکھ ہی نہیں سکتی۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اسوقت دنیا میں جس قدر مشہور مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان کی تعلیمات کیا ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق کیا عقائد ہیں۔؟ سب سے پہلے "ہندومت" کو ہی لیجئے۔ یہ ایک بہت "وسیع مت" ہے یعنی اس میں مختلف اور متضاد عقائد رکھتے ہوئے بھی ہر قسم کے انسان سمائے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا یا سرے سے ہی اس کی ہستی کا انکار۔ ایک ہندو کو "ہندومت" سے خارج نہیں کر سکتا۔ اس مذہب میں دیو سماج۔ برہمو سماج۔ آریہ سماج سناتنی۔ جینی وغیرہ سینکڑوں فرقے ہیں۔

لیکن میں اس وقت صرف ایسے لوگوں کا ذکر کروں گا۔ جو اپنے آپ کو ویدوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کے عقائد میں "نیوگ" ایسا قبیح فعل اپنے طور پر ایک "پوتر مسئلہ" ہے۔ "شاکت مت" والوں کے مذہب میں ماں، بہن کی کوئی تمیز نہیں۔ آریوں کا یہ عقیدہ کہ روحیں تمام انادی ہیں۔ اور خدا ان کا خالق نہیں بلکہ وہ بھی خدا کی طرح ازلی ابدی ہیں اسی طرح سینکڑوں اور عقائد ان لوگوں کے مشہور و معروف ہیں جنہیں نہ عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ فطرت ہی قبول کر سکتی ہے۔

انکے علاوہ بدھ۔ زرتشت کے پیرو قریباً سب مردہ پرست یا بت پرست ہیں۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ آگ۔ پانی ہوا وغیرہ چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔ گویا جو چیزیں مخلوق اور خادم ہیں۔ وہ ان لوگوں کے نزدیک خالق اور آقا ہیں اور یہ تمام چیزیں انکے مذہب کا اہم جزو سمجھی جاتی ہیں۔

عیسائی جو اپنے آپ کو ترقی کے انتہائی منازل پر سمجھتے ہیں۔ ان کے عقیدہ میں ایک "عورت" کے بطن سے پیدا شدہ انسان "خداوند" اور "خداوند کا اکلوتا بیٹا" تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح لاکھوں انسان روئے زمین پر ایسے آباد ہیں جو سرے سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ہی انکار کر رہے ہیں

ان مختلف مذاہب کے متناقض اور لغو عقائد کی موجودگی میں کوئی عقلمند انسان کیونکر یہ باور کر سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے متعلق "مختلف نقطہ ہائے نظر" رکھنے والے انسان اس کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ مذہب ایک "شاہراہ" کا نام ہے۔ اور عقائد اس شاہراہ کے صاف۔ "کم فاصلہ" "راحت بخش اور سیدھا" اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے اس کی ذات کے متعلق صحیح عقائد کا سوال ایک اہم سوال ہے۔ اور ایسے عقائد اسلام کے سوا دنیا بھر کے دوسرے تمام مذاہب پیش کرنے سے قاصر ہی نہیں بلکہ اسلام کے آفتاب کی تیز اور روشن شعاعوں کے سامنے ان کی آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئی ہیں۔

اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وہ حسب ذیل صفات سے متصف ہے۔

واحد۔ خالق۔ سمیع۔ بصیر۔ حکیم۔ عالم الغیب قادر مطلق۔ رحمٰن۔ رحیم۔ غفور۔ مالک۔ قدوس عزیز جبار۔ اسی طرح اور سینکڑوں صفات ہیں جنہیں صرف اسلام نے ہی خدا کیلئے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

اس کے علاوہ جاننا چاہیئے۔ کہ اسلام کا ماٹو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ غیر مسلم اس ماٹو سے اسلامی تعلیم کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اسلام نے اپنے خدا کو کس طرح واحد حقیقی معبود۔ اور خالق و مالک پیش کر کے کمزور۔ فانی۔ اور بہرے گونگے "خداوندوں" سے تمام دنیا کا دامن پاک کر دیا ہے۔ اور غور کرنے والے لوگ اگر اس نقطہ کو سمجھیں تو اسلام کا غیر مسلم دنیا پر بہت بڑا احسان ہے۔ جن دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکتہ الآرا کتاب "چشمہ معرفت" کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ حضور نے جس طرح خدا تعالیٰ کو اسلام کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ اس کے سامنے دوسرے مذاہب کے "خداوندوں" کی کیا حقیقت ہے؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باوجود خود اس بات کا موجودہ زمانہ میں زندہ ثبوت ہے۔ کہ صرف مذہب اسلام ہی ہے جس کی پیروی میں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس کے بغیر دوسرے مذاہب کی تعلیمات اور عقائد ایک ایسی ٹیڑھی راہ کے مشابہ ہیں۔ جس پر چلکر کوئی انسان کبھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا ہے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

خاکسار نذیر احمد آصف میانی۔

398

سید پور ورکشاپ میں مسلم حقوق کی پائمالی

ای - پی - ریلوے کے ہر محکمہ کے دفتروں میں برادران وطن پورے طور سے بلا شرکت غیرے قابض و دخیل چلے آتے ہیں۔ جب سے ملازمت میں ہندو مسلم کے تناسب کا سوال پیدا ہوا ہے۔ اس وقت سے ان کی متعصبانہ نگاہیں غیر معمولی طور پر تیز ہو گئی ہیں - اور تعصب نے ان کو بالکل اندھا کر دیا ہے۔ گورنمنٹ کے قانون کی بھی انہیں مطلق پروا نہیں ہے - اور ان کی اس دلیرانہ کارروائی کے انسداد سے گورنمنٹ بھی بظاہر مجبور نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پر میں ای - پی ریلوے سید پور ورکشاپ کا مختصر ذکر سپرد قلم کرتا ہوں۔ جس سے برادران وطن کی مسلم کش پالیسی کا نقشہ نمایاں ہو جائے گا۔ گورنمنٹ تو مسلمان ملازموں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بے قرار ہے۔ مگر ہمارے برادران وطن کی شاطرانہ چالوں نے گورنمنٹ کو ابھی تک اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہونے دیا - اور نہ آئندہ کامیاب ہونے کی امید ہے۔

مسلمان اپرنٹس (کارخانہ میں ایک محدود وقت تک کام سیکھنے والا) کی اول تو تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہوتی ہے۔ اس پر بھی عرصہ اپرنٹس ختم ہونے کے بعد سب کے سب دودھ کی مکھی کی طرح باہر کر دیئے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے برادران وطن کی ذریات میں سے جو اپرنٹس کا زمانہ ختم کرتے ہیں۔ ان کو شاپ کے اندر بلا توقف فوراً مستقل جگہ مل جاتی ہے۔ بلکہ برسوں قبل ان کے لیے جگہ محفوظ رکھی جاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ قانون کیا صرف مسلم اپرنٹس کے لئے ہے۔ کہ زمانہ اپرنٹس ختم ہونے کے بعد جگہ ہونے پر بھی ان کو نہ دی جائے - اور اس سے کیا یہ صاف ظاہر نہیں ہے۔ کہ برادران وطن ہماری تعداد گھٹانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ یہاں قابلیت کا سوال محض فضول ہے بلکہ مسلمان ہونا ہی ایک ناقابل معافی جرم ہے۔ ۱۹۳۵ء میں جو سینکڑوں آدمی تخفیف کے سلسلہ میں برطرف کئے گئے - ان میں نناوے فی صدی مسلمان تھے - اور ان میں سے زیادہ وہ لوگ تھے - جن کو رشتہ دار عرصہ دراز تک ملازمت کرنے کے بعد سبکدوش ہو چکے تھے اور بعض تو اس وقت بھی کام کر رہے ہیں اور مستقل طور پر یہاں کے باشندے ہو گئے ہیں - ان برطرف شدہ لوگوں نے افسران اعلیٰ کے سامنے اپنی بے کسی کا دکھڑا رویا - تو اکثر کو بحال کرنے کا حکم ہوا - لیکن جناب ورکس مینیجر صاحب بہادر نے یکے بعد دیگرے انہیں مختلف جگہوں میں تبدیل کر دیا - اور سید پور ورکشاپ میں ایک فرد کو بھی جگہ نہ دی گئی - بلکہ یوں سمجھیئے کہ سید پور کے باشندوں کو جلا وطن کر دیا گیا - یہ سزا ان کو اس لئے ملی - کہ انہوں نے اعلیٰ افسر کے پاس دکھڑا رویا تھا ان برطرف شدہ لوگوں میں سے بہت سے ابھی تک بیکار بیٹھے ہیں - کہا جاتا ہے کہ ریلوے میں تخفیف کا مسئلہ درپیش ہے - نیا آدمی بھرتی نہیں ہوگا - کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ مسلمان بھرتی نہیں ہوگا - کیونکہ برادران وطن کے افراد ہمیشہ دو چار بھرتی ہوتے ہی رہتے ہیں - یہ حال تو ان بد نصیبوں کا ہے جو علیحدہ کر دئے گئے تھے - اب ذرا ان خوش نصیبوں کا حال سنئے جو اس وقت کام کر رہے ہیں - ان میں سے بعض ایسے ہیں - جنہوں نے اپنی عمر لکھائی کچھ ہے اور لکھی گئی کچھ اور ہے بعض نے عدالت سے اپنے عمر کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا - بعض کی عمر رجسٹر میں قلمزن کر کے بڑھا دی گئی ہے - تاکہ جلد از جلد پچپن سال کو پہنچ جائیں - لیکن برادران وطن میں سے بعض بہت عمر رسیدہ ہیں - مگر ان کو پچپن ان سے بیزار ہے - پھر منیجر آفس میں آج تک ایک مسلمان بھی نہیں لیا گیا - اور نہ آئندہ لئے جانے کی امید ہے - کیا ای - پی ریلوے کے ذمہ دار افسر اس کی وجہ بیان کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے - کہ آفس مذکور میں باوجود جگہ خالی ہونے کے مسلمان کیوں نہیں لئے جاتے - نیز یہ بھی بتایا جائے - کہ ۱۹۳۶ء میں ورکشاپ میں کتنے مسلمان اور کتنے ہندو بھرتی کئے گئے - اور اپرنٹس میں ان دونوں کی کیا تعداد ہے۔

سید عبد القہار سید پور - ضلع رنگ پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاع عام کی تردید

۱۷ مارچ ۱۹۳۷ء کے الفضل میں "اطلاع عام" کے عنوان سے ایک اشتہار عبد الحی ملازم دہلی ہاؤس قادیان کی طرف سے چھپا تھا - جو کہ سراسر جھوٹ ہے اصل واقعہ یوں ہے - کہ میرے شوہر ماسٹر حسین خان صاحب کے فوت ہونے پر انجمن کی طرف سے مقررہ اصحاب نے مکان میرے مہر میں مجھے دیا تھا - اور مہر سے مکان کی زائد قیمت ۲۳۲ روپے میں نے ادا کئے تھے۔

پس میرے مرحوم شوہر کا مکان میری جائز ملکیت ہے۔ اور میں اپنے لڑکوں کی تعلیم و اخراجات کے لئے جس طرح چاہوں - اس کو استعمال کر سکتی ہوں۔ میرے پاس دفاتر کی تحریرات جو مکان کے متعلق ہیں موجود ہیں - اس لئے صرف میں ہی مکان کی جائز مالک ہوں - والسلام - صالحہ بیگم بیوہ ماسٹر حسین خان صاحب مرحوم قادیان

(ایڈیٹر الفضل) میں نے نظارت امور عامہ کی وہ تحریر دیکھی ہے - جس میں صالحہ بیگم صاحبہ کے حق میں مکان کا فیصلہ کیا گیا ہے - اور مجھے افسوس ہے کہ عبد الحی مذکور نے غلط اعلان اخبار میں کرایا - وہ مکان پر اگر اپنا کوئی حق سمجھتا ہے - تو اسے اس معاملہ کو محکمہ قضا میں لے جانا چاہیئے تھا - نہ کہ اشتہار بازی کرنی چاہیئے تھی -

قبروں کے کتبے

سفید - سیاہ - سبز - نیلے
سرخ ہر رنگ میں
سیمنٹ کے بنے ہوئے
مضبوط پائیدار کبھی نہ مٹنے
والے حروف میں

قیمت

عام حالت میں
جب کہ نام - عمر
تاریخ وفات
درج کرنی ہو
سائز ۱۰"×۱۶"
بیرون قادیان
علاوہ مذکورہ
بالا قیمت کے
خرچہ ریل وغیرہ
بذمہ خریدار
آرڈر کے ساتھ
نصف قیمت پیشگی
لازمی ہے۔
کتبہ کا وزن عام
طور پر چار پانچ سیر
ہوتا ہے - اور باسانی
گاڑی میں بھیجا جا سکتا ہے

گارنٹی

۵ - ۱۰ - یا
بیس سال کے
بعد یا کبھی بھی کتبہ
کے حروف مٹ
جاویں - تو قیمت
ادا شدہ واپس
کی جاوے گی
آرڈر پر
ہر سائز کا کتبہ
تیار ہو سکتا ہے
قیمت
واجبی

بنوانے کا پتہ :- کنکریٹ انڈسٹریز
ہوزری روڈ - قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۴۶۹۶/ منکہ زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب کھوکھر قوم راجپوت کھوکھر عمر تقریباً بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اور میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو اس رقم یا اس جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۱۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۲۰۰ روپے۔
۲۔ قرضہ بذمہ خاوند ۲۰۰ روپے
۳۔ زیورات طلائی ۷۰۰ روپے

العبد:۔ زبیدہ بیگم زوجہ غلام محمد قادیان
گواہ شد:۔ غلام محمد خاوند موصیہ قادیان
گواہ شد:۔ سید سردار حسین شاہ اوورسیئر

۴۷۵۳/ منکہ فضل احمد ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ کارکن تحریک جدید عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ مگر اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۵/ ہے۔ جو مجھے دفتر تحریک جدید سے الاؤنس ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ فضل احمد کارکن تحریک جدید قادیان دارالامان ۱۴ر فروری ۱۹۳۷ء
گواہ شد:۔ تاج دین مولوی فاضل بقلم خود ۱۴ر فروری ۱۹۳۷ء
گواہ شد:۔ شیر محمد ساہانوی آنریری ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۱۴/۲

۴۷۴۵/ منکہ چوہدری سلطان علی ولد چوہدری فضل داد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۲۷ء ساکن منگووال ڈاکخانہ خاص تحصیل گجرات بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ر مئی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ قریباً ایک صد بیگہ اراضی چاہی و بارانی واقعہ قصبہ منگووال غربی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات پنجاب جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰ روپیہ ہے۔

۲۔ ایک مکان پختہ واقعہ محلہ دارالبرکات قادیان قیمتی ۳۳۰۰ روپے ہے۔ کل قیمتی جائیداد غیر منقولہ ۵۳۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر بوقت وفات اس کے علاوہ بھی میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جبکہ اس وقت ایک صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ سلطان علی ہیڈ کلرک دفتر پولیس ڈیرہ غازی خاں
گواہ شد:۔ محمد عثمان احمدی مدرس ڈیرہ غازیخاں
گواہ شد:۔ محمد اسلم احمدی ڈیرہ غازیخان
گواہ شد:۔ محمد شریف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ ڈیرہ غازی خاں
گواہ شد:۔ حکیم عبدالخالق ولد حکیم خیر محمد بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد افضل خاں پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خاں

۴۷۴۲/ منکہ کرم بی بی بیوہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قوم جٹ رانجھا پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن بقاپور ڈاکخانہ ورهنڈو ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ر فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰/ روپے جو میرے ہر دو بیٹوں کے ذمہ ہے۔ اراضی مواذی سات کنال قیمتی ۱۸۰ روپے کل جائیداد دو سو بیس روپے ہے لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بھی جو مال وقت وفات میرا ملکیتی ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو رقم میں زندگی میں ادا کر دوں وہ منہا ہو جائے گی۔ ۲۶ر فروری ۱۹۳۷ء

العبد:۔ کرم بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ شیر محمد ولد مولوی محمد اسمٰعیل پسر موصیہ
گواہ شد:۔ محبوب عالم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بقاپور

۴۷۴۹/ منکہ محمد رمضان ولد غلام حسن صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالسعتہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک مکان پختہ مشتمل ایک کمرہ و صحن کل رقبہ پانچ مرلے مالیتی اندازاً دو صد روپیہ ہے اور ایک مکان رقبہ سات مرلے و زمین زرعی رقبہ ۵/ کنال بملکیت مشترکہ تین بھائی و دو ہمشیرگان وغیرہ واقع شادیوال ضلع گجرات مالیتی اندازاً ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ آٹھ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ محمد رمضان بقلم خود محلہ دارالسعت
گواہ شد:۔ محمد امین بقلم خود محلہ دارالسعت
گواہ شد:۔ رمضان علی بقلم خود محلہ دارالسعت

ایک دھوکہ باز کے متعلق اعلان

ایک شخص جو اپنا نام عبدالحمید ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنا وطن مکیریاں بتاتا ہے۔ احمدیوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتا پھرتا ہے۔ کہ وہ میر محمد اسحٰق صاحب کا ملازم رہا ہے۔ یہ شخص نہایت ہی دھوکہ باز ہے۔ ایک احمدی دوست کے ہاں وہ رات کو ٹھہرا تو صبح کو ان کے سوٹ کیس میں سے سونے کی انگوٹھی لے کر بھاگ گیا۔ اس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔ عمر ۲۲ سال قد ۵ فٹ ۷ انچ رنگ سانولہ سر پر ٹوپی رکھتا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔ اور اس کی کسی قسم کی مدد نہ کریں۔ ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

موٹر ڈرائیور

ایک احمدی موٹر ڈرائیور کہیں T.M میں یا کسی لڑکیوں کے مدرسہ میں یا کسی احمدی کے پاس ملازمت کا خواہشمند ہے۔

مفتی محمد صادق۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق جہان

دہات۔ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوش دبنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف عہ ایک روپیہ۔

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن۔ پیپ۔ خون بند کرتی ہے کیا اس قدر سریع الاثر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفع ہو جاتا ہے۔ اور اس میں خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے قیمت دو روپیہ دعلاوہ) نوٹ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ پتہ:- حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کرکے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر۔ موتی۔ کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رؤسا۔ امراء۔ معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات اور مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ دعہ؎ میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسنین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

حیرت انگیز رعایتی اعلان

صرف یکم اپریل ۳۷ء تک

صرف یکم اپریل ۳۷ء تک

۴ اپریل کے یوم التبلیغ کیلئے نادر موقعہ

کتاب گھر کے حیرت انگیز رعایتی اعلان کے سات عدد سٹوں میں سے نمبر ا تا نمبر ۳ سٹ یوم التبلیغ کے لئے بہترین مصالحہ ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ان ہر سہ تبلیغی سٹوں کو کثیر تعداد میں خرید کرکے تقسیم فرمادیں۔

تبلیغی سٹ نمبر ا بیس کتب کا مجموعہ

اسلامی اصول کی فلاسفی اردو ۵ر ایضاً گورمکھی ۸ر ہندی ۶ر۔ تائید حق ۶ر۔ کشتی نوح ا فیصلہ دیوان عالی ار کلمہ طیبہ پر تقریر ۳ر اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ ۳ر سیرت مسیح موعود عم مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ار سیرت المسیح موعود مؤلفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ار احسانات مسیح موعودؑ ار الحجۃ البالغہ وفات مسیح ۴ر اندازی پیشگوئی ۳ر پیشگوئی مرزا احمد بیگ ۳ر محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی ۳ر سورۃ والعصر ار چشمہ صداقت ۶ر چشمہ توحید ۳ر ہمدردانہ خط ار اہل اسلام کی ترقی ار احمدیہ جوبلی بلڈنگ ۴ر تبلیغ حق ۲ر ختم نبوت ار رسالہ ولادت مسیح ۲ر اصلاح خاتون ۲ر ہمتائے خاتون ار رسالہ مسیح موعود ۴ر پیغام آسمانی ۲ر ایک سیاسی لیکچر ار احمد المسیح الموعود عم عربی ۸ر کل قیمت صہ رعایتی صرف ۱۲ر

تبلیغی سٹ نمبر ۲ آریوں کے متعلق ۱۲ کتب

آریہ سماج اور گاندھی ار آئینہ اسلام ۱۲ر رسالہ گوشت خوری ار برگزیدہ رسول ۳ر رد تناسخ ار چشمہ ہدایت ۵ر نیوگ درشن ۶ر صداقت اسلام ار کارزار شدھی ۱۰ر سناتن دھرم ار انسان کامل ۳ر سکھ مذہب اور کیس کل قیمت ۳ رعایتی صرف ۱۲ر

سٹ نمبر ۳ جیبی سائز

درثمین مجلد مع فوٹو ۴ر اسلامی فلاسفی مجلد مع فوٹو ۲ر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کل انعامی چیلنج ار قبولیت دعا کے طریق ار عقاید احمدیہ ۲ر چیلنج دربارہ امام الزمان ۲ر ذکر الٰہی ۳ر کشتی نوح مجلد ۲ر حضرت مسیح موعود کی دعائیں ۳ر احادیث کی دعائیں ۳ر نماز ۳ر قرآن کی دعائیں ۳ر کل قیمت ایک روپیہ رعایتی صرف ۸ر

سٹ نمبر ۴ نظموں کی کتب

درثمین اردو ۴ر کلام محمود ہر دو حصہ ۷ر گلدستہ عرفان ۲ر درثمین عربی مترجم ۴ر درمکنون فارسی نظمیں عہ گلدستہ حقانی ۴ر کل قیمت ۱۲ر رعایتی صرف عہ

سٹ نمبر ۵

تفسیر القرآن المعروف خزینۃ العرفان پانچ حصے، پارہ ۱ تا ۲۶ پارہ آٹھ سو صفحات سے زائد اصل قیمت ۱۲ر رعایتی صرف ۸ر

سٹ نمبر ۶

سیرت المہدی عہ مجموعہ فتاوی مسیح موعود عہ سیرت النبی عہ کل ۱۲ر رعایتی صرف عہ

سٹ نمبر ۷

شمائل شریف مترجم جدید عہ شمائل شریف معراجیبی تقطیع ۱۲ر مفتاح القرآن مکمل ومفصل کلید القرآن جیبی ۸ر کل قیمت ۱۲ر رعایتی صرف محصول ڈاک میں رعایت حاصل کرنے کے لئے ریلوے پارسل طلب کریں تو اپنے قریبی سٹیشن کا نام ضرور لکھیں۔

کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن - ۱۶ مارچ حکومت ویلنشیا کی طرف حکومت برطانیہ کے نام ایک یادداشت ارسال کی گئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت اطالیہ کی ایک بڑی فوج ہسپانوی جنگ میں حصہ لے رہی ہے۔ اس یادداشت میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ گواڈلاجارا کے مقام پر اطالوی فوجوں کے پانچ دستوں اور سیاہ پوشوں کی تین فوجی ڈویژنوں کی طرف سے مدافعانہ محاذ قائم کیا جا رہا ہے۔

پشاور - ۱۶ مارچ - ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے۔ کہ سر جارج کننگھم گورنر سرحد نے نواب سر عبدالقیوم کو ملاقات کے لئے مدعو کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ مجلس وزراء مرتب کرنے میں امداد کریں

کلکتہ ۱۶ مارچ بنگال میں وزارت کا عقدہ ابھی حل نہیں ہوا مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کی طویل گفت و شنید اس وقت تک بے نتیجہ ثابت ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ متعدد تجاویز پر بحث و تمحیص کی گئی مگر انجام کار وہ مسترد کر دی گئیں۔

نئی دہلی ۱۶ مارچ آج کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس گاندھی جی کی اقامت گاہ پر منعقد ہوا مجلس عاملہ نے مشروط طور پر عہدے قبول کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے شرط یہ ہے۔ کہ اسمبلیوں میں کانگرس پارٹی کے لیڈروں کو گورنر کی طرف سے یقین دلایا جائے کہ جب تک کانگرس لیڈر اور وزراء آئین کے اندر رہ کر کام کریں گے گورنر مداخلت نہیں کریگا۔ نیز کانگرس پارٹی کے لیڈر کو وزارت مرتب کرنے سے پہلے پبلک طور پر یہ اعلان کرنیکا اختیار ہو کہ اسے گورنر کی طرف سے اس قسم کا یقین دلایا گیا ہے۔

سلامینکا - ۱۶ مارچ ایک ہسپانوی فوجی افسر کا بیان ہے۔ کہ ہسپانوی خانہ جنگی کے دوران میں تقریباً دس لاکھ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ خانہ جنگی خدا تعالیٰ کا قہر ہے جو اصل میں ہسپانیہ پر نازل ہو رہا ہے۔

نیویارک - ۱۶ مارچ - نازیت کیخلاف اظہار نفرت کرنے کیلئے یہاں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا جس میں ہزارہا لوگوں نے شرکت کی۔ جنرل جانسن جان لیوس لیبر لیڈر اور دیگر اشخاص نے ہٹلر کے خلاف زبردست تقریریں کیں جنرل جانسن نے ہٹلر کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ دنیا کو دعوتِ مبارزت دے رہا ہے۔

نئی دہلی - ۱۶ مارچ آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے ایک اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہ کانگرس کے اجلاس فیض پور میں نئے آئین کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن عہدے قبول کرنیکی پالیسی اس کے سراسر خلاف ہے۔ کانگرس کا یہ اقدام جہد آزادی کے لئے سخت مضر ثابت ہوگا۔ اس لئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے درخواست کیجاتی ہے۔ کہ عہدوں کو ہرگز قبول نہ کیا جائے۔

نئی دہلی - ۱۶ مارچ آج بھی اسمبلی کے اجلاس میں فنانس بل پر بحث جاری رہی ارکان اسمبلی نے حکومت کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی۔ فنانس ممبر نے تمام تقریروں کے جواب میں ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ اگرچہ ہاؤس میں اصولی طور پر بحث فنانس بل پر ہوتی رہی ہے۔ مگر عملی طور پر حکومت کے جبر و استبداد کی مفروضہ داستانوں کا ہی ذکر ہوتا رہا ہے ہاؤس نے بجٹ کے متعلق کوئی بات نہیں کی اور مالی معاملات کو چھیڑا تک نہیں۔ اس لئے میں نہیں جانتا کہ میں اس بحث کا کیا جواب دوں۔ بعد ازاں انہوں نے مختلف ارکان کے اعتراضات کے جواب دیئے

ماسکو - ۱۶ مارچ روس کی خوفناک جنگی تیاریوں کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے کہ روس کے پاس ایسے جنگی طیارے ہیں۔ جو پانچسو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دس میل کی بلندی پر پرواز کر سکتے ہیں روسی سفیر لنڈن ایم میسکی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی اور جاپان کا معاہدہ دراصل اشتراکیت کے خلاف ایک متحدہ محاذ ہے۔ جس کا دندان شکن جواب دینے کے لئے روس ہر وقت طیار رہے۔

سیالکوٹ ۱۶ مارچ۔ حکومت کشمیر نے مسٹر فیروز گر کھاٹ سی۔ آئی۔ ای آئی سی۔ ایس کی خدمات حاصل کرنے کے لئے حکومت سے درخواست کی ہے۔ مسٹر موصوف آج کل یو پی گورنمنٹ میں محکمہ صنعت و حرفت کے سکرٹری ہیں۔ انہیں ریاست کشمیر میں وزیر اعظم بنایا جائے گا۔

منیلا ۱۶ مارچ۔ آتش بازی کی اشیاء کے ایک کارخانہ کی بائیس ملازم عورتیں ایک پٹاخہ کو آگ لگنے کے نتیجہ میں نذر آتش ہو گئیں بہت سی عورتوں نے کارخانہ کی کھڑکیوں میں سے باہر کود کر اپنی جانیں بچائیں۔

امرتسر ۱۶ مارچ - نوجوان مسلم لڑکی کے اغوا کے سلسلہ میں جو سات نوجوان جہلم میں گرفتار کئے گئے تھے۔ وہ آج یہاں پولیس کی حراست میں لائے گئے ان میں سے ایک آنریری مجسٹریٹ کا نواسہ ہے۔

لاہور ۱۶ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ پنجاب سول سروس کا امتحان مقابلہ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں بمقام لاہور منعقد ہوگا۔ امیدواروں کو ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء تک اپنی درخواست مطبوعہ فارم پر اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیج دینی چاہئیں۔

لنڈن ۱۶ مارچ۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ آئین نو کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کے لئے کانگرس نے یکم اپریل کو ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ایک دن کی عام ہڑتال مظاہرہ کی عام شکل ہے۔ میں اس کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتا۔

ویلنشیا ۱۶ مارچ۔ گذشتہ ہفتہ سرکاری طیاروں کی بمباری سے تین ہزار اطالوی سپاہی ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۱۶ مارچ - انتخابات کے دوران میں ایک باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں آغا شورش کاشمیری جنرل سکرٹری مجلس اتحاد ملت کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کی طرف سے جاری کردہ وارنٹ پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امرتسر ۱۶ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے سے ۳ روپے ۸ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی کھانڈ دیسی ۴ روپے ۱۴ آنے ۹ روپے ۱۲ آنے تک روئی ۱۷ روپے ۴ آنے سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ ۶ پائی اور چاندی ۵۲ روپے ۱۲ آنے ہے۔

نئی دہلی ۱۶ مارچ تحصیل پنڈ دادنخاں کی نمک کی کانوں سے گرد و نواح کی اراضی کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی کا موثر اقدام کیا جانے والا ہے۔ چنانچہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے حکومت پنجاب کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ ارسال کیا ہے۔ تاکہ اسے پنڈ دادنخاں کے متعلقہ علاقہ پر صرف کیا جائے۔

لاہور ۱۶ مارچ۔ آج شام باغ بیرون موچی دروازہ میں مجلس مرکزیہ اتحاد ملت کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ سرحد میں حکومت کی فارورڈ پالیسی۔ اور اخبار کرم ویر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دریدہ دہنی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ مولوی ظفر علی خان نے اپنی تقریر میں حالات فلسطین پر تبصرہ کیا

لنڈن ۱۶ مارچ۔ سکاٹلینڈ، آئرلینڈ ویلز اور انگلستان کے شمالی حصہ میں گذشتہ چند دنوں کے اندر کئی سال کے بعد بے پناہ برف باری ہوئی۔ اس سے پیشتر ماضی قریب میں اس قدر شدید برفباری کبھی نہیں ہوئی۔ انگلستان میں بارش بھی کثرت سے ہوئی۔ چنانچہ دریائے ٹیمز میں طغیانی آ گئی ہے۔

الہ آباد ۱۶ مارچ۔ سر وزیر حسن نے جو گذشتہ سال مسلم لیگ کے اجلاس کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ ایک بیان دیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو آزادی وطن کے حصول کے لئے کانگرس سے اشتراک کرنا چاہیئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر رسالہ قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی